اور کتاب و سنت کی فکر پر تھے۔ اپنے منصب کی وجہ سے ان کے پاس بے شمار مقدمات اور تنازعات فیصلے کے لیے لائے جاتے۔ فریقین میں صلح کروانی اور خصوصاً خاندانی تنازعوں میں راضی نامہ کروانا ان کا پسندیدہ کام تھا۔ ہزاروں اجڑتے گھروں کو انہوں نے محض علم، تواضع نصیحت اور اپنی گفتگو کی حلاوت سے آباد کروا دیا۔ اہل مدینہ بھی ان سے خوب پیار کرتے اور ان کی ہر خواہش کو پورا کرنا اپنے لیے سعادت سمجھتے۔ نہ جانے کتنے یتیم، مسکین، بیوائیں اور دینی علوم حاصل کرنے والے طلباء تھے۔ جن کی حاجات کو پورا کرتے اور ان کو وظائف عطا کرتے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مسجد نبوی کی حالیہ توسیع جو تاریخ کی سب سے بڑی توسیع ہے۔ اس میں فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز نے بڑا نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ وہ خادم الحرمین الشریفین کے ساتھ اس منصوبے کے تمام مراحل میں ساتھ رہے اور توسیعی کمیٹی کے ایک اہم رکن کی حیثیت سے انہیں نہایت گراں قدر مشورے بھی دیتے رہے۔

وزیر اعظم بھٹو کے دور حکومت میں جب وہ پاکستان تشریف لائے تو دورۂ پشاور کے موقع پر مولانا سمیع الحق مدظلہ کے شدید اصرار کے باوجود بھی حکومت اُن کے دارالعلوم حقانیہ تشریف آوری کے لیے تیار نہ ہوئی اور آخر تک رکاوٹ بنی رہی تو مولانا سمیع الحق اور دارالعلوم کے طلبہ نے روڈ بلاک کرکے مسجد نبوی کے امام و خطیب شیخ عبدالعزیز بن صالح کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا پولیس اور پروٹوکول کی شدید مزاحمت اور مخالفت کے باوجود طلبہ دارالعلوم نے اپنی محبت خلوص اور وارفتگی کا ثبوت دیتے ہوئے شیخ کو ان کی گاڑی میں اٹھا کر دارالعلوم کے صحن میں لائے اور دارالعلوم کو ان کے قدوم میمنت لزوم کی سعادت حاصل ہوئی بعد میں جب بھی مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ان سے ملاقات ہوتی اور بعض اوقات مختلف تقریبات یا ان کے ہاں دعوتوں میں مولانا سمیع الحق مدعو ہوتے تو وہ اس واقعہ کا ہمیشہ ذکر کرتے اور دارالعلوم کے اساتذہ و طلبہ کی محبت اور والہانہ عقیدت کا اعتراف کرتے۔

بروز پیر مورخہ ۱۱ صفر کو جب ان کا جنازہ مسجد نبوی میں لایا گیا تو مسجد اپنی تمام تر وسعت و کشادگی کے باوجود تنگ محسوس ہو رہی تھی۔ گورنر مدینۃ الرسول کے علاوہ شہر بھر کے لوگ تھے۔ جس مصلے پر وہ پچاس سال امامت کے فرائض انجام دیتے رہے آج وہاں سے ان کے سفر آخرت کا آغاز ہو رہا تھا۔ امام ڈاکٹر علی بن عبدالرحمٰن الحذیفی نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر ان کو جنت البقیع میں بے شمار صحابہ، تابعین، تبع تابعین، اولیاء، علماء، محدثین کرام اور علمائے دین کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کے آٹھ بیٹے ہیں۔ کنیت بڑے بیٹے کے نام سے ابو صالح تھی۔ وہ اپنے دیگر مناصب کے ساتھ کبار علمائے کرام کی مجلس کے رکن نیز سعودی عرب کی مجلس قضائے اعلیٰ کے بھی رکن تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں مقام عطا فرمائے آمین